روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ ۸ اخاء ۱۳۷۱ہش ۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستقبل کی فلاح کی طلب اور اعمال کا محاسبہ ضروری ہے

انسان کو اپنے اعمال میں ہمیشہ دو باتوں پر توجہ رکھنی چاہیئے۔ ایک اللہ تعالیٰ پر انحصار اور اس سے مستقبل کی فلاح طلب کرنا اور دوسرے اپنے گذشتہ اعمال کا محاسبہ۔ تاکہ وقت پر اپنی بُرائی کا اسے علم ہو سکے۔ اور اس برائی کے بد نتائج کو وہ توبہ کر کے اور خدا سے معافی مانگ کر بدل سکے۔ اور جب ان دونوں باتوں پر انسان عمل کرے تو اس کے مستقبل کی بھلائی کے متعلق ایک حد تک یقین اور وثوق پیدا ہو سکتا ہے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کرے گا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائے گا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا۔ ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے۔ جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفتِ تام پیدا ہو جاوے۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے؟ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفتِ تام اُن کو حاصل نہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۲)

عجز کی ہر راہ اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

لقاء کے مضمون کو سمجھنے کے لئے عجز کا مضمون سمجھنا چاہیئے اور اس کے برعکس تکبّر کا مضمون سمجھنا چاہیئے عجز کی ہر راہ اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور تکبّر کی ہر شکل سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے توفیق کے بغیر انسان اپنے نفس کے تکبّر سے آگاہ ہی نہیں ہو سکتا۔ جب اس کو علم ہی نہیں ہو گا کہ مجھ میں کس رنگ کا تکبّر پایا جاتا ہے تو کیسے وہ اس تکبّر سے بچ کر وصل کی راہ تلاش کر سکتا ہے۔

..... یہ مضمون حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے کلام میں ایک جوابی دعا کے رنگ میں یا بے اختیار خواہش کے رنگ میں پایا جاتا ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں

؎ تیرے کوچے میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں

کیسی بے اختیار عشق کی آواز ہے۔ اے میرے آقا! میں جانتا ہوں کہ بہت سی راہیں ہیں لیکن اتنی راہیں کہ دل جسطرح ایکسائیٹمنٹ (EXCITEMENT) کی وجہ سے مرتعش ہو گیا ہے اس میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ کس کو پکڑوں میں۔ اس کو۔ اس کو کن کن راہوں سے تیرے حضور حاضر ہوں۔

یہ جو عشق کی بے اختیار آواز ہے اس کے پیچھے ایک بہت گہری تڑپ پائی جاتی ہے ..... اس کو آپ جتنی دفعہ پڑھیں۔ آپ پھر بھی حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے دل کی اس تڑپ کا تصور نہیں باندھ سکتے۔ کیونکہ اس کے لئے کچھ نہ کچھ تجربہ ضروری ہے فرماتے ہیں

؎ تیرے کوچے میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں

وہ شخص جس کی ساری زندگی خدمت میں وقف ہو۔ جس کی ہر راہ خدا کی طرف جانے والی راہ ہو۔ اس کے دل کا یہ حال ہے

؎ تیرے کوچے میں کن راہوں سے آؤں۔

اس کو عجز کہتے ہیں۔ حقیقی عجز یہ ہے فرماتے ہیں۔

محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے مٹاؤں
محبت چیز کیا ہے کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر ہے کہ خاک اپنی اڑاؤں

باقی صفحہ ۷ پر

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

قارئین کرام کے لئے یہ خبر باعث مسرت ہو گی کہ اس سال گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کو ایف۔ اے، ایف ایس سی کے نتیجہ کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی فیصل آباد بورڈ کے تمام کالجز (طلباء و طالبات) میں اوّل پوزیشن کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ یہ اعزاز محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا نتیجہ ہے۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز پرنسپل۔ سٹاف ممبران اور طالبات کے لئے بابرکت فرمائے اور آئندہ اسی محنت اور لگن سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (پرنسپل)

گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ کا اعزاز

فیصل آباد ڈویژن میں ۸۹-۱۹۸۸ء میں سب سے زیادہ وظائف حصہ پرائمری میں حاصل کرنے پر محترم وزیر تعلیم فخر امام صاحب نے اسلام آباد میں منعقد ہونے والی تقریب میں گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ کو اعزازی سند، شیلڈ اور مبلغ تین ہزار روپیہ نقد انعام سے نوازا ہے۔ علاوہ ازیں ضلع جھنگ میں پرائمری میں ضلع بھر میں اوّل آنے پر اعزازی سند بنام محترمہ مسز امتہ المنان قمر صاحبہ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ کو اسلام آباد میں عطا فرمائی مزید نمایاں کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۸- اخاء ۱۳۷۱ ہش ۸- اکتوبر ۱۹۹۲ء

ہمدردی کا رنگ

ہم عام طور پر ہر شخص سے ایک ہی جیسا سلوک مانگتے ہیں۔ ایک ہی طرح کی توجہ کے طالب ہوتے ہیں۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری ہی طرح ہر شخص ایک فرد ہے۔ اور اپنی طرح کا فرد ہے۔ اس کی عادت۔ اس کی طبیعت۔ اس کی تربیت مختلف ماحول میں ہوئی ہے۔ اس کا اندازِ بیان بھی مختلف ہو سکتا ہے۔ اور اس کی سوچ کا انداز بھی مختلف ہو سکتا ہے۔ اور وہ بات کرے گا تو اپنی طرح کرے گا نہ ہماری طرح کرے گا اور نہ کسی اور کی طرح۔

ہماری یہ سوچ کہ ہر ایک سے ایک جیسا سلوک ملے۔ ہمیں پریشان کر دیتی ہے۔ ہمیں مایوس کر دیتی ہے اور بعض اوقات تعلقات میں خرابی کا بھی باعث بن جاتی ہے۔ جتنا زیادہ ہم اس پر غور کریں گے اتنا ہی زیادہ آپس کے فرق کو سمجھ سکیں گے۔ اور یہ بات ہمارے دلی سکون کا باعث ہوگی۔ آخر ہم جو کچھ چاہتے ہیں۔ وہ کیوں چاہتے ہیں اس لئے کہ ہماری طبیعت۔ ہماری تربیت ہماری عادت کا وہ ایک حصہ ہے۔ تو پھر دوسروں کو یہ موقعہ کیوں نہ دیا جائے۔ کہ وہ بھی اپنی طبیعت۔ تربیت اور عادت کے مطابق بات کریں۔

ہمدردی ہی کو لیجے۔ ہمیں ہمدردی کی ضرورت ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہماری یہ ضرورت ہماری اپنی مرضی کے مطابق پوری ہو۔ ہر شخص اپنی مرضی۔ اور اپنی استطاعت کے مطابق اسے پوری کر دے گا۔ یا رد کر دے گا۔ ایسے حالات میں دوسروں کو کوسنے لگتے ہیں۔ ہونا یہ چاہیئے کہ ہم اپنی طبیعت پر غور کریں۔ اپنی ضرورت کے متعلق سوچیں۔ اور دوسروں کو بھی سوچنے کا موقعہ دیں۔ اور پھر اپنی دونوں باتوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی اس بات کی طرف فرمائی کہ

"ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ایک ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی بیماری کا علاج کرے اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے۔"

یہ بات ہم سب کے غور کے لائق ہے۔ اور اسی میں سکونِ دل مضمر ہے۔

کچھ ضرورت نہیں ہے کہنے کی
مجھ کو عادت ہے ظلم سہنے کی
آنکھ میں اشک ہیں تو پھر کیا ہے
دل کو رخصت ملی ہے بہنے کی

ابوالاقبال

زندگی اچھا بھلا الزام بن کر رہ گئی
میری امیدوں کا یہ انعام بن کر رہ گئی

مَیں نے دیکھا ہی نہیں اپنے عواقب کی طرف
آنکھ میری خود بخود پیغام بن کر رہ گئی

مَیں نے کب تفریق کی ہے واقعاتِ دہر میں
صبحِ روشن ایک دھندلی شام بن کر رہ گئی

ایسے لگتا تھا تعاقب میں چلے آتے ہیں لوگ
آرزو ان کی خیالِ خام بن کر رہ گئی

مجھ سے پوچھو پانیوں کی لہر کتنی تیز ہے
مجھ سے ٹکرائی تو یہ بے نام بن کر رہ گئی

بات تو ہے مختصر سی پیش منظر ہے طویل
گودڑی میں لعل کا اکرام بن کر رہ گئی

مَیں خطا کاری سے اپنی کب نہیں نادم ہوا
آپ کی ہر بات عقلِ تام بن کر رہ گئی

دوستو مجھ سے نہ پوچھو میرا اندازِ سخن
میری طرزِ گفتگو بھی خام بن کر رہ گئی

ایسے لگتا ہے کہ کوسوں دور کی آواز ہے
مَیں نے سن پائی تو شیریں جام بن کر رہ گئی

وہ جو سنتے ہیں مری باتیں وہ مجھ سے دور ہیں
میری محفل محفلِ ناکام بن کر رہ گئی

لوگ الجھیں تو نسیم ان کو الجھنے دیجئے
کب کسی کی بات صلحِ عام بن کر رہ گئی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

ہر کہ غافل ز ذات بیچون ست
اُو نہ دانا کہ سخت مجنون ست

جو اس بے مثل ذات سے غافل ہے وہ عقلمند نہیں بلکہ سخت دیوانہ ہے

تا بکےَ رُو بتابی از رُخِ دوست
دیگری را نشاں دہی کہ چو اوست

تُو کب تک دوست سے روگردان رہے گا۔ کسی اور کا پتہ بتا جو اُس جیسا ہو

در دو عالم نظیرِ یار کجا!
عاشقاں را بغیرِ کار کجا

دونوں جہان میں یار کی نظیر نہیں ملتی ۔ اُس کے عاشقوں کو غیر سے کیا کام

چو بدل آتشی زِ عشق افروخت
دلستاں ماند و غیر او ہمہ سوخت

جب دل میں عشق کی آگ بھڑکی تو محبوب رہ گیا اور اس کے سوا سب کچھ جل گیا

لیکن اینست بخششِ یزداں
تا نہ بخشند یافتن نتواں

لیکن یہ خدا کی بخشش ہے جب تک اُدھر سے مہربانی نہ ہو۔ اپنی کوشش سے یہ بات نہیں ملتی

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ اے مخاطب تجھے یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیئے کہ جو شخص خدا تعالےٰ سے غافل ہے ۔ اور خدا تعالےٰ ایک ایسی ذات ہے جو بے مثل ہے اور سب سے بالا ہے ۔ وہ عقلمند نہیں ہو سکتا بلکہ دیوانہ ہے کیونکہ جو شخص بہتر بلکہ بہترین چیز کو چھوڑ کر چھوٹی چیزوں کی طرف مائل ہوتا ہے وہ کبھی عقل مند نہیں کہلا سکتا ۔ جبکہ اتنی ہی کوشش کے ساتھ جتنی وہ چھوٹی چیزوں کے لئے کرتا ہے بلکہ اس سے بھی کم کوشش کے ساتھ بہتر بلکہ بہترین چیز حاصل کر سکتا ہے ۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالےٰ کی طرف چلتا ہے ۔ جو خدا تعالےٰ کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ کبھی اس سے محروم نہیں رہتا ۔ حضور فرماتے ہیں کہ تو کب تک اس سے روگردان رہے گا ۔ کب تیرا میلان اس کی طرف ہو گا ۔ کب تک دوسرے لوگ اور دوسری چیزیں تجھے اپنی طرف مائل رکھیں گی ۔ حضور نہایت مناسب طریقے پر پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس جیسا ہو یعنی خدا تعالےٰ جیسا ۔ اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ جیسا نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ سب سے بہتر ہے سب سے اعلیٰ و اولےٰ ہے ۔ اس لئے ہمیں اسی کی طرف جھکنا چاہیئے ۔ اس جیسا تو حضور فرماتے ہیں کہ دونوں جہانوں میں نہیں مل سکتا ۔ اور چونکہ اس سے محبت کرنے والے جانتے ہیں کہ وہ برتر و اعلیٰ ہے ۔ اس لئے وہ صرف اسی کو چاہتے ہیں اور اس کے بغیر ان کا دل تسلی نہیں پکڑتا ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کی محبت ادھوری رہ جاتی ہے بلکہ غلط راہ پر چلنے کی وجہ سے انہیں نقصان پہنچاتی ہے ۔ جب انسان کے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے تو اس کے بعد باقی ساری چیزیں اور باقی سارے لوگ اس کی نظروں سے یوں پوشیدہ ہو جاتے ہیں جیسے وہ سب جل بھن گئے ہوں اور ختم ہو گئے ہوں ۔ اس کی یادوں میں صرف اور صرف محبوب یعنی خدا تعالےٰ باقی رہ جاتا ہے ۔

خدا تعالےٰ کی طرف توجہ دلانے کے بعد حضور ایک اور اہم نکتہ پیش فرماتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ انسان کا خدا کی طرف جانا اسی وقت کامیاب کہلا سکتا ہے جب خدا تعالےٰ اس پر مہربان ہو ۔ اور وہ اسے اپنی طرف آنے کی توفیق عطا کر دے ۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ ہر وہ شخص جو خلوص نیت کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حصول میں کوشاں رہتا ہے ۔ اس کا اسے پالینا یقینی ہے ۔ لیکن خلوص نیت خدا تعالےٰ ہی کی طرف سے عطا ہوتا ہے اور اگر یہ عطا نہ ہو تو انسان کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی ۔

اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری حقیقت کو جانتے اور پہچانتے ہوئے تیری ہی محبت میں اپنی زندگی گذاریں اور تو ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم تیری طرف اپنے سفر کا رخ رکھیں اور تیری مہربانی اور عنایت سے تجھ تک پہنچ جائیں ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ۔

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب حضرت امام جماعت الثانی کی پہلی شادی کے متعلق فرماتے ہیں :۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) پسند فرماتے تھے کہ نوجوانی کی عمر کو پہنچتے ہی بچہ کی شادی کر دینی چاہیئے ۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی عمر ابھی تیرہ برس کی تھی کہ آپ نے ۱۹۰۲ء میں اپنے ایک مخلص مرید محترم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین (ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان سے اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے) کو تحریک فرمائی کہ وہ اپنی بڑی لڑکی رشیدہ بیگم (جن کا حضرت اماں جان نے محمودہ بیگم نام رکھ دیا تھا اور جو بعد ازاں حضرت ام ناصر کے نام سے مشہور ہوئیں) کا رشتہ حضرت صاحبزادہ صاحب سے ساتھ کرنے کے بارہ میں غور کریں ۔ اس سلسلہ میں آپ نے محترم ڈاکٹر صاحب کو لکھا ۔ اس رشتہ پر محمود راضی معلوم ہوتا ہے اور گو (خدائی خیر کرے) طور پر اس بارہ میں کچھ معلوم نہیں ۔ جس کے معلوم ہونے کے بارہ میں مجھے خواہش ہے تا کہ کوئی کام ہمارا مرضی الٰہی کے خلاف نہ ہو مگر محمود کی رضا مندی ایک دلیل اس بات پر ہے کہ یہ امر غالباً (اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے) جناب الٰہی کی رضامندی کے موافق (اللہ نے چاہا تو) ہوگا ۔ لہٰذا آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ کی یہ مرضی ہو اور اس میں کوئی مخالفت نہ پائی جائے جس کے مقابل پر سب ارادے کالعدم ہو جاتے ہیں ۔ تو اسی صورت میں اور اس شرط سے آپ تیار اور مستعد رہیں کہ جب آپ کو (۔) نکاح کے لئے لکھا جائے چند ہفتہ تک استخارہ کریں کہ ہر ایک کام جو استخارہ اور اللہ تعالےٰ کی مرضی سے کیا جاتا ہے وہ مبارک ہوتا ہے ۔ دوسرے میرا ارادہ یہ ہے کہ اس نکاح میں (۔) کی طرح سب کام ہو ۔ بدعت اور بیہودہ مصارف اور لغو رسوم اس نکاح میں نہ ہوں بلکہ ایسے سیدھے سادے طریق پر ہو جو خدا کے پاک نبیوں نے پسند فرمایا ہے نکاح ہو جاوے تو موجب برکات ہو ۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے رشتہ داروں نے جو احمدی نہیں تھے اس رشتہ کی مخالفت کی لیکن ڈاکٹر صاحب نے بلا تامل اس مبارک تعلق پر رضامندی کا اظہار کر دیا ۔ ان دنوں ڈاکٹر صاحب رڑکی ضلع سہارنپور (یو۔پی) میں متعین تھے ۔ وہیں نکاح کی تقریب کا منعقد ہونا طے پایا ۔ چنانچہ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب حضرت مولوی نورالدین صاحب ۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور چند اور دوستوں اور بزرگوں کے ہمراہ ۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء کی شام کو رڑکی پہنچے ۔ سٹیشن پر ڈاکٹر صاحب نے اپنے بہت سے دوستوں کے ساتھ استقبال کیا ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح پڑھا اور ۵ اکتوبر کو بعد (۔) عصر یہ قافلہ رڑکی سے بخیریت واپس قادیان پہنچا ۔ مغرب (۔) کے بعد جب کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حسب معمول شہ نشین پر تشریف فرما ہوئے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب نے تقریب نکاح پر مبارک دی اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص کی تعریف کی ۔ حضور نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت اخلاص دیا ہے ۔ ان میں اہلیت اور زیرکی بہت ہے اور میں نے دیکھا ہے ان میں نورِ فراست بھی ہے ۔

رخصتانہ کی تقریب دوسرے سال ۱۹۰۳ء میں اکتوبر کو دوسرے ہفتے آگرہ میں منعقد ہوئی ۔ ان دنوں محترم ڈاکٹر صاحب

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد

چند یادیں — چھمب ۱۹۷۱ء

خاکسار ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھمب سیکٹر میں تعینات تھا۔ اور دشمن پر ایک حملے کے دوران ۱۳/ آزاد کشمیر بٹالین کی قیادت کر رہا تھا۔ یہ حملہ دریائے توی کے اس پار رات کو ہوا۔ گھمسان کا رن پڑا۔ آگ اور لوہے کے اس کھیل میں دونوں طرف مالی اور جانی نقصان ہوا۔ مگر ہمارا بہت کم اور دشمن کا زیادہ۔ پندرہ گھنٹے کی اس گتھم گتھا جنگ میں میں شدید زخمی ہوا۔ اور مزید آٹھ گھنٹے بعد قیدی بنا لیا گیا۔ ۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء کو میں پہلا پاکستانی فوجی افسر تھا جو دہلی لے جایا گیا۔

مجھے سی۔ایم۔ایچ دہلی کے جلدی امراض کے وارڈ کے کمرہ نمبر ۲ میں رکھا گیا۔ یہ یادیں اور واقعات اس معرکہ اور اس کے بعد اسیری سے متعلق ہیں جو یقیناً قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔

۱۔ جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

میں زخمی ہونے کے بعد ۸/ گھنٹوں تک تن تنہا زندگی اور موت کے درمیان معلق رہا۔ خون اتنا بہا کہ جسم ٹھنڈے گوشت میں تبدیل ہو گیا۔ سخت سردی اور پیاس نے آن گھیرا۔ دعا کرتا رہا کہ اگر اب گرفتاری ہی مقدر ہے تو کسی افسر سے واسطہ پڑے۔ کیونکہ وہ اپنی تعلیم عقل و شعور اور پوزیشن کے تحت کام کرے گا۔ اور اگر کہیں خدانخواستہ کسی عام سپاہی کے ہاتھ چڑھ گیا تو خیر نہیں۔ قسمت کی خوبی مشاہدہ ہو۔ ۸/ گھنٹوں کے بعد میری چیخ و پکار سن کر ایک جیپ رکی۔ انگریزی بولتا ہوا ایک نوجوان کیپٹن سٹین گن لئے باہر کو لپکا۔ مروجہ دستور کے مطابق ایک دوسرے کی شناخت ہوئی۔ اس افسر نے کہا کرنل تمہارا حملہ بڑا زور آور تھا۔ میری پلٹن کا بھی بڑا برا نقصان ہوا۔ لہٰذا میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا۔

ذرا موقعہ کی نزاکت ملاحظہ ہو۔ موت اپنے خوفناک پنجے گاڑنے ہی والی تھی۔ اچانک میرے دل و دماغ میں ایک بات آئی۔ میں نے کہا پیشتر اس کے کہ آپ سٹین گن کا ایک برسٹ فائر کریں۔ میری ایک بات سن لیں پھر اس کے بعد اپنا کام کریں۔ اس نوجوان نے کہا جلدی سے اپنی بات کریں میں نے کہا جس حالت میں میں اس وقت ہوں ایک بھنگی بھی مجھے مار سکتا ہے۔ میں تو خود موت کی دہلیز پار کرنے والا ہوں۔ ایک ہندوستانی فوجی افسر سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ پاکستانی کرنل کو اس حالت میں مارے۔ ایسا کرنا جرأت۔ بہادری اور جوانمردی کے تمام اصولوں کے خلاف ہے۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ سٹین گن جو آگ اگلنے کو تھی نیچی ہو گئی۔ اور میرا ہونے والا قاتل ہی میرا مسیحا بن گیا۔ مجھے اپنی جیپ میں ڈال کر میڈیکل پوسٹ تک لے گیا۔

۲۔ مادری زبان اور تمدن کی کشش

دو ایک روز کے بعد مجھے فیلڈ ایریا سے سخت حفاظتی اقدامات کے تحت بذریعہ ہیلی کاپٹر اودھم پور لے جایا گیا۔ آنکھوں پر روئی رکھ کر سخت پٹی باندھی گئی۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ میرا سٹریچر ایک بڑے ہال کمرہ میں زمین پر رکھ دیا گیا۔ وہاں اور بھی بے شمار زخمی لائے گئے تھے۔ اپنے پرائے۔ دوست دشمن قیامت کا سماں تھا۔ ایک بے رحم ہاتھ نے مجھے تھپڑ مارے۔ گالی دی۔ جنگ میں ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ یہ کوئی ہندوستان پاکستان کے درمیان ہاکی یا کرکٹ کا میچ تو تھا نہیں۔ یا اسلام آباد۔ دہلی میں سیکرٹریان خارجہ کی ملاقات تو تھی نہیں۔ یہاں تو لوہے سے لوہا ٹکرا رہا تھا۔ لہٰذا یہاں "سب چلتا ہے" کا سکہ چل رہا تھا۔ ڈر۔ خوف۔ کمزوری نقاہت اپنی جگہ۔ لوگ آ جا رہے تھے میرے پاؤں کی طرف سے ایک آدمی گزرتے ہوئے محسوس ہوا۔ اور اس نے پنجابی میں کسی کو کہا۔ "اتھے آ" (ادھر آ) اور میری یہ حالت کہ دعا کے ساتھ ساتھ ایک تنکے کو بھی سہارا بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے کہا "ٹھہرو تم کون ہو۔ تم مجھے گوجرانوالہ کے معلوم ہوتے ہو۔ یا شاید ایمن آباد کے" وہ آواز رک گئی۔ وہ شخص میرے پاس تیزی سے آیا میرا بازو زور سے پکڑا اور پنجابی میں کہنے لگا۔ میں ایمن آباد گوجرانوالہ کا ہی ہوں۔ ایمن آباد میری جنم بھومی ہے۔ مگر تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا۔ تمہاری تو آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ میں نے کہا پہلے میری پٹی کھولو۔ خیر پٹی کھلی تو دیکھا ایک سفید رنگ دبلا پتلا سکھ کرنل جس کی عمر ۵۰ کے لگ بھگ ہو گی میرے اوپر جھکا کھڑا ہے۔ اور بار بار پوچھتا ہے کرنل تمہیں اس حالت میں میری جنم بھومی کیسے معلوم ہو گئی۔ میں یہاں سی۔ایم۔ایچ میں نیوروسرجن ہوں۔ میں نے اسے بتایا ہم لوگ انفنٹری میں اپنے ساتھیوں اور ماتحتوں کو ان کے آبائی علاقہ جات کی بنیاد پر جانچا کرتے ہیں۔ ہر ضلع۔ ہر علاقہ۔ ہر ذات پات کے چند خصائل ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا کسی سے براہ راست اس کا علاقہ پوچھنے کی بجائے اس کے لب و لہجہ سے مدد لی جاتی ہے۔ آپ نے جب "اتھے آ" کہا تو جان گیا کہ یہ لہجہ بولنے والا ایمن آباد۔ گوجرانوالہ کا ہی ہے۔ اس تعارف کے بعد میں نے کہا اب بتائیے کہ میرا میڈیکل کارڈ کیا کہتا ہے۔ اس نے بتایا کہ تم ڈی۔آئی۔لسٹ پر ہو۔ یعنی خطرناک حد تک زخمی۔ تمہارا بلڈ پریشر۔ دل کی حرکت۔ نبض۔ غرض بس تم چل چلاؤ کے درمیان ہو۔ میں نے سکھ کرنل کو بتایا کہ آپ میرا آپریشن GA کا ٹیکہ لگا کر کر دیں۔ مجھے میری ماں کی دعا ہے یہاں اس وقت نہ میں نے مرنا ہے نہ میری ٹانگ کٹے گی۔ میں نے ابھی کافی زندہ رہنا ہے۔ وہ نیوروسرجن بڑا حیران ہوا۔ خیر اس نے ہی میرا آپریشن کیا۔ میں جب ہوش میں آ رہا تھا تو وہی سکھ کرنل میرے کمرہ میں داخل ہوا۔ حال احوال پوچھنے کے بعد کہنے لگا کہ کرنل بشارت تمہیں اپنے بھگوان پر بڑا اعتماد ہے۔ اگر تم نے مجھے اس حالت میں نہ پہچانا ہوتا تو میں کبھی بھی تمہارا آپریشن خود نہ کرتا۔ بلکہ کسی اور سرجن کو یہ کیس دیتا۔

اس کے بعد مجھے احساس ہوا کہ اپنی زبان۔ اپنا تمدن یا کلچر ایک بہت اہم بات ہے۔ مگر عموماً ہم لوگ اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ گوجرانوالہ کا علاقہ مدیروں اور سرجنوں کا گڑھ ہے۔ جنرل سرجن محمود الحسن بھی اتفاق سے ایمن آباد کے ہی ہیں۔ اور محمود الحسن ایمن آبادی کے نام سے شعر بھی کہتے ہیں۔ کاش کہ گوجرانوالہ میدان سیاست کا بھی کوئی شہسوار پیدا کرے۔

اداریہ روزنامہ پاکستان

حکومت اور پریس

انگریزی روزنامے "دی نیوز" کے چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر کے خلاف ایک نظم کی اشاعت کی بناء پر بغاوت کا مقدمہ کھڑا کرنے اور اسے فوجی سماعت کی عدالت میں پیش کرنے کے مسئلے نے حکومت اور پریس کے درمیان تناؤ کی صورت پیدا کر دی ہے۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے اگلے روز جہلم میں اخباری نمائندوں کے سوالوں کے جواب میں کہا کہ اخبار کے خلاف کارروائی آئین کی متعلقہ شق کے عین مطابق ہے۔ یہ تاثر صحیح نہیں کہ حکومت صحافت کی آزادی ختم کرنا چاہتی ہے۔ بلکہ وہ تو صحافت کو مزید آزادی دینے اور پریس کی تعمیری اور تخلیقی اقدار کے فروغ کے لئے ہر ممکن اقدامات کرنے کے لئے تیار ہے۔ البتہ کوئی اخبار منفی حربے استعمال کرتا ہے تو حکومت اس کا نوٹس لے سکتی ہے۔ کوئی فریق زیادتی کرتا ہے تو دوسرے فریق کو حق ہے کہ وہ انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے، ادھر کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز اور آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی نے انگریزی روزنامے کے چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کرنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس اقدام کو حکومت اور پریس کے درمیان بہتر تعلقات کے منافی قرار دیا ہے اور حکومت پر زور دیا ہے کہ مقدمہ واپس لیا جائے۔ اخبارات اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ملک میں ذمہ دار اور بامقصد صحافت ہونی چاہیئے۔ صحافی اور اخبارات خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھتے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے خلاف فوری سماعت کی خاص عدالتوں میں مقدمے درج کرائے جائیں۔ کارکن صحافیوں نے بھی کم و بیش انہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ملک کو درپیش گوناگوں مسائل کے تناظر میں ہم یہی مشورہ دے سکتے ہیں کہ حکومت کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے میں تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اس مرحلے پر جب ایک طرف لاکھوں سیلاب زدگان کی بحالی کا مرحلہ درپیش ہے۔ سندھ میں مجرموں کی بیخ کنی کے لئے آپریشن کلین اپ جاری ہے، ملک کے گرد و پیش کے حالات بھی دگرگوں ہیں حکومت اور پریس کے درمیان مفاہمت

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

میر محمد بخش نوشہرہ میں

میر محمد بخش چھ ماہ جموں میں کام کرنے کے بعد نوشہرہ پہنچے۔ یہ کیس بھی بہت اہم تھا۔ چھ ماہ برابر جاری رہا۔ اس کیس میں بھی جموں کیس والی کیفیت ہوئی۔ تمام ملزمان کو قتل، ڈاکہ اور آتش زدگی کے الزامات سے بری قرار دیا گیا اور ریاست کی عزت بچانے کے لئے چار لیڈروں کو بلوہ کے جرم میں سَو سَو روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اور تین چار کو معمولی سزا ہوئی۔ فیصلہ سننے کے لئے ہزاروں لوگ جمع تھے انہوں نے اس فیصلے پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نعرے بلند کئے اور کشمیر کمیٹی کے وکلاء کا شکریہ ادا کیا ہائی کورٹ میں اپیل کا کام پھر چوہدری اسداللہ خان بیرسٹر لاہور کے سپرد ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان اپیلوں میں کامیابی دیتا رہا۔

وکلاء کی خدمات کا ذکر پھر بھی آئے گا۔ ان لوگوں نے بنی نوع انسان کی خدمت کسی دنیوی لالچ کے بغیر مسلسل جاری رکھی۔ ایسی مثالیں آپ کو بہت کم ملیں گی۔ یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وکلاء نے قربانیاں کرکے اور اپنے آپ کو سخت مصیبت میں ڈال کر نہایت اخلاص اور جاں فشانی کا ثبوت دیا۔ ان میں سے ہر ایک کی خدمت کا تذکرہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ ان میں سے کوئی مجھ ایسے کم مایہ کی معلومات اور تذکرے سے باہر تو رہ سکتا ہے لیکن وہ جو مظلوموں کا حامی ہے۔ اور جس کا وعدہ ہے کہ اس کا فضل ہر اس انسان کے ہمیشہ شامل حال رہے گا جو مظلوم کو ظلم کے شکنجے سے چھڑانے کے لئے اٹھے۔ مجھے یقین ہے اس کی نگاہ بندہ نواز سے کوئی ایسا مخلص ایثار ہمیشہ اوجھل نہیں رہ سکتا۔ اور وہ ضرور اپنے نیک اعمال کی جزا پائے گا۔ انہوں نے اہل کشمیر کی کشمیر کے کسی لیڈر سے کم خدمت نہیں کی۔ اگر کشمیریوں کو ان وکلاء کی فیسیں ادا کرنا پڑتیں تو اس وقت کے حساب سے دو لاکھ روپے سے بھی کہیں زائد رقم بنتی۔

اخلاص کے شاندار نمونے

ان مخلصین کے اخلاص کے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

میر محمد بخش جموں میں کام کر رہے تھے ان کا لڑکا ٹائیفائیڈ سے سخت بیمار ہو گیا۔ بخار اتر نہیں رہا تھا۔ گھر سے تار آیا۔ "فوراً گوجرانوالہ پہنچیے" ادھر مقدمہ نازک مرحلہ پر تھا۔ کئی لوگوں کی زندگی اور موت کا سوال تھا۔ دوسری طرف بچے کی زندگی خطرے میں تھی۔ گھر والوں کو یہ جواب دیا میرا جموں سے فارغ ہو کر آنا مشکل ہے۔ اور نہ میں ڈاکٹر ہی ہوں کہ اس کی مدد کر سکوں۔ ہاں دعا کر سکتا ہوں۔ وہ جموں میں بیٹھا ہوا بھی کرتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر اپنا فضل فرمایا۔ اور بچہ صحت یاب ہو گیا۔ شیخ بشیر احمد کشمیر سے اتفاقاً تھوڑے عرصہ کے لئے گوجرانوالہ گئے ہوئے تھے جب ان کو بچے کی بیماری کا علم ہوا تو آپ نے فوراً خاطر خواہ طبی انتظام کر دیا اور تھوڑے دنوں کے بعد بچے کا بخار اتر گیا۔

قاضی عبدالحمید راجوری میں کام کر رہے تھے۔ ان کو حکم ہوا فوراً پونچھ پہنچ جائیں۔ برسات کا موسم تھا۔ کوئی سڑک نہ تھی۔ قاضی صاحب یہ حکم ملتے ہی چل پڑے۔ کھنہ کے راستے خطرناک پگ ڈنڈیوں پر سے گذر کر جانا تھا کئی ندی نالے درمیان میں آتے تھے۔ دو ٹٹو کرایہ پر لئے ایک پر سامان لادا اور دوسرے پر خود سوار ہوئے ایک ندی پار کر رہے تھے۔ سخت بارش شروع ہو گئی پہاڑوں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ بارش کے وقت پہاڑی نالوں اور دریاؤں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ ٹٹو کو (جس پر قاضی صاحب سوار تھے) مذاق سوجھا۔ قاضی صاحب کو پانی میں پھینکا اور ان کے بوجھ سے بے نیاز ہو گیا۔ جوں توں کر کے قاضی صاحب کنارے پر پہنچے شام ہو چلی تھی۔ کپڑے پانی سے شرابور فکر ہوئی رات کہاں گذاریں۔ کوئی بستی دور تک دکھائی نہ دیتی تھی۔ ایک پہاڑی کی چوٹی پر جھونپڑی نظر آئی۔ کوشش کر کے وہاں پہنچے ایک غریب کی کٹیا تھی ایک کوٹھا جس کے نصف حصہ میں گھر کے لوگوں کی رہائش تھی۔ مالک مکان کو جب علم ہوا کہ یہ کشمیر کمیٹی کے وکیل ہیں تو خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ کھانے کے لئے جو گھر میں تھا سامنے لا رکھا۔ اس کے ہاں صرف ایک ٹوٹی پھوٹی چارپائی تھی قاضی صاحب کے لئے خالی کر دی جس پر انہوں نے اپنا بستر لگایا۔ مچھر اور جوئیں ساری رات تواضع کرتی رہیں اس لئے نیند کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ صبح کی روشنی میں معلوم ہوا کہ تمام کپڑوں میں جوئیں ہی جوئیں ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد کئی دن کی لگاتار کوشش سے اس مصیبت سے چھٹکارا ملا۔

ایک اور وکیل کا قصہ سن لیجئے۔ ایک رات شدید بارش ہوئی جس کمرہ میں ان کی رہائش تھی پہلے اس کی ایک دیوار گری پھر دوسری۔ یہاں تک کہ جب صبح بارش تھمی تو کمرہ کی چھت درمیانی ستونوں پر کھڑی تھی۔ خدا کا فضل ہوا چھت اپنی جگہ قائم رہی اور مظلومین کشمیر کے معاون محفوظ و مامون رہے۔

مُلک رُوس کی مثلیں

○ گائے کی زبان لمبی ہوتی ہے مگر اس کو بولنے کی اجازت نہیں

○ ایک سر بغیر دل کے محض بت کی مثال ہے۔

○ بھرا ہوا معدہ کسی کی ہدایت نہیں سنتا۔

○ وہ اپنے پچھلے پاؤں سے لاتیں مارتا ہے اور زبان سے چاٹتا ہے۔

○ ایک ہاتھ سے تو میں گانٹھ بھی نہیں دے سکتا۔

○ چیتے کو زخمی کرنے کی نسبت یہی بہتر ہے کہ اس پر بندوق ہی نہ چلائی جاوے۔

○ بہت باتیں بتانے والے اور تھوڑی مدد کرنے والے۔

○ بھیڑیا اپنے بال بھی بدلتا ہے مگر پھر بھی بھیڑیے کا بھیڑیا ہی رہتا ہے

○ اچھی صاحب سلامت سے بلی بھی خوش رہتی ہے۔

○ ایک شہد کے پیپے میں تارپین کا ایک چمچہ ڈالنے سے بگڑ جاتا ہے۔

○ ایک سال میں دو موسم بہار نہیں ہوتے۔

○ بھیڑ کو اپنا باپ یاد نہیں ہوتا۔ یہ صرف گھاس کو یاد رکھتی ہے۔

○ سوئی ہے تو چھوٹی مگر چھیدتی تیزی سے ہے۔

○ خدا ہماری مدد کرتا ہے مگر تم پیٹھ کے بل مت لیٹ رہو۔

○ ایک اچھے سر کے سو ہاتھ ہوتے ہیں۔

○ وہ بھیڑیے سے دوڑا تو ریچھ کے ہاتھ میں جا پڑا۔

○ شہد جیسا میٹھا ہے اس کے دو چمچے بھی ایک وقت میں نہیں کھائے جا سکتے۔

○ وہ زمین کو جھک جاتا ہے مگر اپنے پاؤں کے انگوٹھے کاٹتا ہے۔

○ اپنے کپڑے کو دس مرتبہ ناپو مگر تم اس کو کاٹو گے تو ایک مرتبہ۔

○ اچھی لومڑی کے تین بھٹ ہوتے ہیں۔

○ چوپان بھیڑوں کی اون مونڈتا ہے مگر ان کی کھال نہیں اتارتا۔

○ جلدی صرف مکھیاں پکڑنے کے لئے اچھی ہے۔

○ شیطان کے لئے اگر دروازہ بند کر دو گے تو وہ کھڑکی کی راہ سے اندر آ جائے گا۔

○ گھوڑا خواہ کتنا ہی تیز دوڑے مگر یہ اپنی دم سے آگے نہیں نکل سکتا۔

○ روٹی اور نمک کو اپنے پیچھے پھینکو تو یہ تمہارے آگے نظر آئیں گے۔

○ بات تو جلدی کر لی جاتی ہے مگر کام جلدی نہیں ہو سکتا۔

○ بیوی میاں کو مارتی تو نہیں مگر اس کا مزاج اس پر حکومت کرتا ہے

○ میخ کا قصور نہیں جب کہ ہتھوڑا اس کو لکڑی میں کوٹ دیتا ہے۔

○ ماں کی مکی سے کوئی ہڈیاں نہیں ٹوٹتیں۔

○ تم اپنے ہی دریچہ کے باہر دیکھ کر تمام دنیا کو نہیں دیکھ سکتے۔

○ گھنٹی لوگوں کو گرجے کی طرف بلاتی ہے مگر خود ادھر نہیں جاتی۔

○ جو ریچھ کا شکار کرتا ہے وہ شکار کے سر پر نہیں سو رہتا۔

"ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون ۔ سین

بوسنیا کے صدر کا دورۂ پاکستان

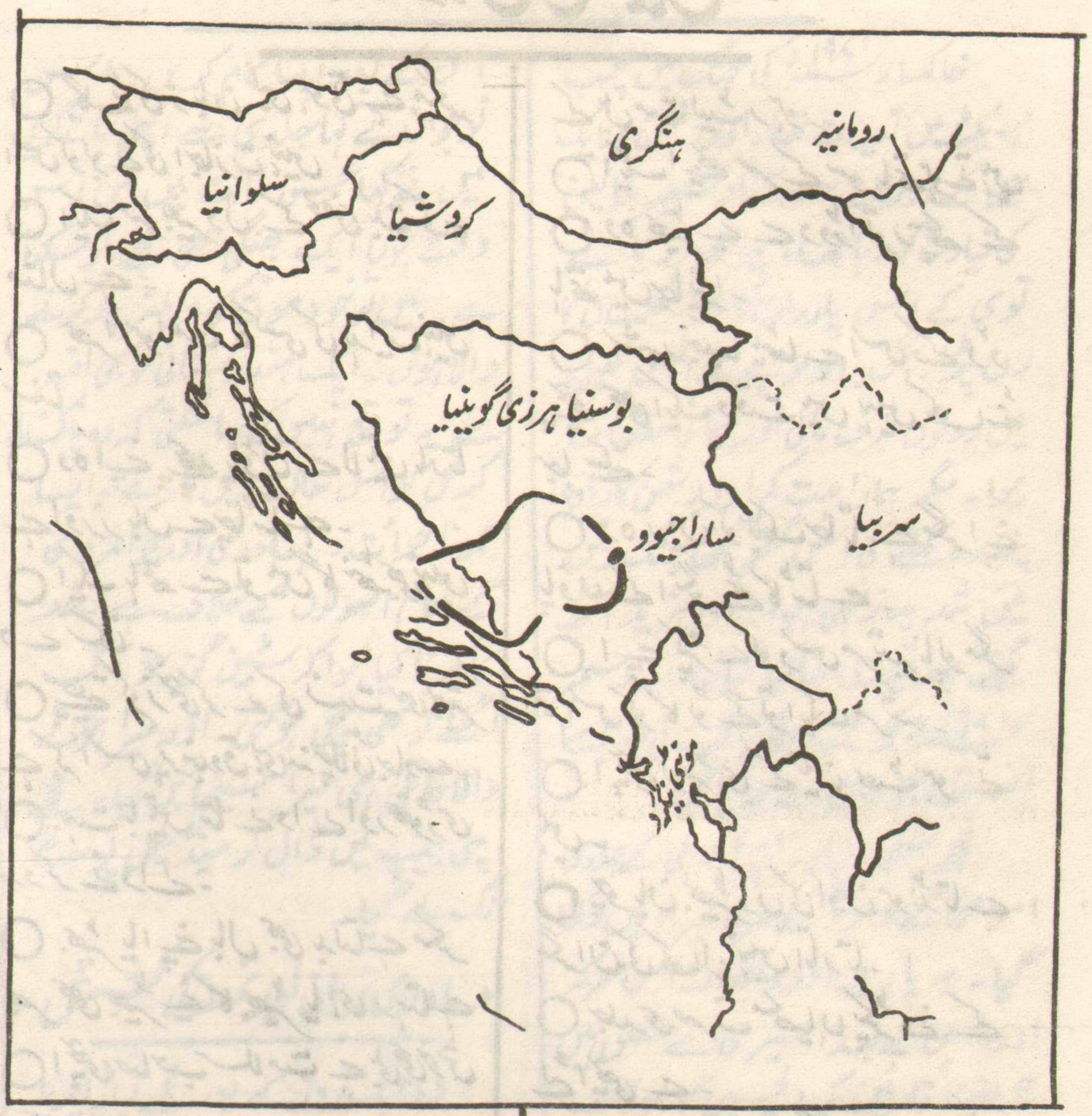

لاہور کا دو روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد جب بوسنیا ہرزے گووینا کے صدر اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے ملنے والی سیاسی حمایت کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ بوسنیا کے مسلمان نہایت کڑی مشکلات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سربیا کی فوجیں بوسنیا کے مسلمانوں کے قتل عام میں مصروف ہیں۔ حالانکہ بوسنیا کے لوگ صرف اپنے حقوق کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تقریباً دس لاکھ مسلمان ان کے علاقے میں بمباری کے نتائج بھگت رہے ہیں۔ بوسنیا نے اپنا موقف جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کے سامنے پیش کر دیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ سربیا کی فوجیں ان پر کس طرح ظلم توڑ رہی ہیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ عالمی برادری ان کی بات کو سنے گی اور وہاں کے مسلمانوں کی حمایت کرتے ہوئے ضروری امداد بہم پہنچائے گی۔ آپ نے کہا کہ ہم پاکستان کی طرف سے دی گئی امداد کے لئے ممنون ہیں اور امید کرتے ہیں۔ کہ یہ حمایت اور امداد جاری رہے گی۔ صدر بوسنیا نے کہا کہ وہ پاکستانی وزیر اعظم کی دعوت پر یہاں آئے ہیں اور ان کے آنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ ذاتی طور پر پاکستان کا شکریہ ادا کر سکیں اس سے قبل پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے بھی سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں آپ سے ملاقات کی۔

امریکہ کے ویزے

اس وقت تقریباً دس ہزار پاکستانی ہر سال امریکہ کے امیگرنٹ ویزا کی درخواست دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے پانچ ہزار درخواستیں یا اس کے لگ بھگ لاہور کے امریکی قنصلیٹ میں موصول ہوتی ہیں۔ اور اب اس قنصلیٹ کا کہنا ہے کہ اس کے لئے اس کام کی انجام دہی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ایک اعلامیئے کے ذریعے جو گذشتہ بدھ کے روز جاری کیا گیا۔ آئندہ یکم اکتوبر سے امریکہ کے امیگرنٹ ویزے کی کوئی درخواست لاہور میں موصول نہیں کی جائے گی۔ ہر درخواست دہندہ کو کراچی کے امریکی قنصلیٹ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ امریکی حکومت کا خیال ہے کہ اگر وہ اپنے سارے ذرائع کو مجتمع کر کے ایک قنصلیٹ کے سپرد کر دے تو یقیناً کام بہتر طریق پر ہو سکے گا۔ اسی لئے امریکہ کے سفارت خانے نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم اکتوبر سے تمام درخواستیں کراچی کے امریکی قنصلیٹ جنرل کو دی جائیں۔ اگرچہ لاہور کا دفتر غیر امیگرنٹ ویزے جسے وزیٹر ویزا کہا جاتا ہے کے لئے درخواستیں وصول بھی کرے گا اور اس پر کارروائی بھی کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح دونوں قسم کے ویزوں کے اجراء میں آسانی بھی رہے گی۔ وقت بھی کم لگے گا اور ان دونوں باتوں سے ویزا حاصل کرنے والوں کو فائدہ پہنچے گا۔

ابوموسیٰ / کس کا؟

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں ایران نے ابوموسیٰ پر اپنے مکمل اقتدار کا اعلان کیا ہے۔ عرب ریاستوں کو اس سے خاصی پریشانی ہے۔ ایک طرف تو یہ کوششیں ہو رہی تھیں کہ عرب ریاستوں کے ساتھ ایران کے تعلقات بہتر ہو جائیں اور دوسری طرف ایک ایسا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جو عربوں کو ایرانیوں سے زیادہ دور لے جائے گا۔ اب کہا جاتا ہے کہ اگر ایران کے ساتھ یہ مسئلہ طے نہ پا گیا تو اسے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں لے جانا پڑے گا۔ خلیج کی ریاستوں کے عرب سفیر اقوام متحدہ کے حلقے میں دوسروں کی آراء حاصل کر رہے ہیں اور ان کی امداد کے خواہاں ہیں۔ اگرچہ یہ بات کی تو خاموشی سے جا رہی ہے۔ لیکن جب معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا تو جذبات کے بھڑک اٹھنے کا امکان ہے ایران نے بھی کہہ دیا ہے کہ وہ ابوموسیٰ پر اپنا اقتدار قائم رکھے گا۔ اگرچہ ایرانیوں اور عربوں کی آپس میں اس سلسلے میں گفتگو تو ہو گی۔ لیکن دونوں اپنے اپنے مؤقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور غالباً اس کا کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہو سکے گا۔ جو دونوں کو مطمئن کر سکے۔ مغربی سفارت کاروں کا خیال ہے کہ یہ ایک نہایت چھوٹا سا جزیرہ ہے اس کی وجہ سے اس علاقے میں جنگ کا کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل امریکہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ خلیج کی ریاستوں میں تناؤ بڑھ جائے گا۔ اور اس تناؤ کی وجہ سے کسی وقت بھی کچھ ہو سکتا ہے جس کا صاف مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ جنگ کا بھی امکان ہے۔

پاکستان / نائیجیریا

گذشتہ روز نائیجیریا کے دورے پر آئے ہوئے وفد نے وفاقی وزیر اسلام نبی سے گفت و شنید میں دونوں ممالک کی اقتصادیات کا ذکر کیا۔ نائیجیریا کے وفد کے سربراہ مسٹر ذکی ابراہیم ہیں جو امور خارجہ کے وزیر مملکت ہیں۔ مسٹر اسلام نبی نے کہا کہ پاکستان نائیجیریا کو چینی، سیمنٹ کی مشینری اور اسی طرح انجینئرنگ کی بہت سی اشیاء برآمد کر سکتا ہے۔ اگر دونوں میں یہ معاہدہ طے پا جائے تو ان اشیاء کو بھیجا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت نے پچیس ملین ڈالر کا قرضہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ گویا کہ پاکستان نائیجیریا کو چینی سیمنٹ کی مشینری اور انجینئرنگ کا سامان ٢٥ ملین امریکی ڈالر کی قیمت کا برآمد کر سکتا ہے۔ مسٹر اسلام نبی نے مزید کہا کہ پاکستان نائیجیریا کو مشورے کے لئے بھی افرادی قوت دے سکتا ہے۔ یہ خاص طور پر سیمنٹ، صابن، پٹرولیم اور ریفائنری کے سلسلے میں ہوں گے۔ پاکستان اس سے پہلے یہ وعدہ کر چکا ہے کہ نائیجیریا کے افراد کو کمپیوٹر کے سلسلے میں تربیت دینے کے لئے تیار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نائیجیریا پاکستان سے بہت کچھ حاصل بھی کر سکتا ہے اور بہت کچھ سیکھ بھی سکتا ہے اسی طرح پاکستان بھی اگر نائیجیریا کی اقتصادیات میں پوری دلچسپی لے تو نائیجیریا کے لئے یہ بات خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے بھی بعض اعلیٰ سطح کے وفود پاکستان آتے رہے ہیں جس کے نتیجہ میں پاکستان اور نائیجیریا کے تعلقات خاصے مضبوط اور مستحکم ہو گئے ہیں۔ اب اس موجودہ وفد کے ذریعے بھی خدا نے چاہا تو نائیجیریا اور پاکستان کے تعلقات بھی بہتر ہو جائیں گے۔ اور ان کی تجارت بھی آپس میں پہلے سے خاصی زیادہ ہونے لگے گی۔

صدر اسحاق ترکی میں

گذشتہ منگل کے روز صدر غلام اسحاق خان نے ترکی کی سب سے زیادہ باوقار ترکی ایرو سپیس انڈسٹری جہاں پر ایف ١٦، اور ان کے علاوہ دیگر جہاز اور ہیلی کاپٹر تیار کئے جاتے ہیں کا معائنہ کیا۔ یہ علاقہ انقرہ سے پچھ میل شمال کی طرف ہے اور یہ نہ صرف ترکی میں ایک انتہائی اچھا ادارہ ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی دنیا اور یورپ میں بھی ہوائی جہاز بنانے والے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۸۳ میں

شفقت علی ولد غلام محمد صاحب قوم جٹ بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۷ ۔ نواں کوٹ ۵۔P خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۴-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع نواں کوٹ چک نمبر ۹۷ مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے۔ (۲) زرعی زمین ۹ ایکڑ ۳ کنال واقع نواں کوٹ چک نمبر ۹۷ مالیتی -/۷،۰۰۰... روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰،۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔ شفقت علی ولد غلام محمد ۹۷ نواں کوٹ ۵۔P خاص ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد نمبر۱ ۔ گلزار احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نواں کوٹ چک نمبر ۹۷ شیخوپورہ

گواہ شد نمبر۲ ۔ محمد عارف ولد عمر دین نواں کوٹ چک نمبر ۹۷ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۸۴ میں

نصرت جہاں زوجہ حافظ عطاء الحق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲۴ دار العلوم شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر -/۱۰،۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی -/۴۰،۰۰۰ روپے۔ (۳) ترکہ والد ۳½ بیگھ اراضی اور ایک مکان جو ابھی تقسیم نہیں ہوا اس کے وارث والدہ صاحبہ بھائی اور تین بہنیں ہیں اپنا حصہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہوں ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ۔ نصرت جہاں ۸/۲۴ دار العلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ ۔ رفیق احمد طیب وصیت نمبر ۱۶۹۲۶ ۔ گواہ شد نمبر۲ ۔ حافظ عطاء الحق وصیت نمبر ۱۷۰۹۳ خاوند موصیہ۔

افسوسناک سانحہ ارتحال

مکرم عامر رضوان صاحب ابن مکرم منظفر احمد صاحب چک سدیو ضلع سیالکوٹ طالب علم فرسٹ ائیر بعمر ۱۷ سال ۱۰ ستمبر کو بس کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ہمیں اپنے کردار سے اپنی حقیقت کا پتہ دینا ہے اور ساری دنیا کو بہتر کردار کی طرف لانا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی
(درثمین)

پس یہ جو عجز کا مضمون ہے اس کو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے اس کلام نے عشق سے باندھ دیا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

آگرہ میڈیکل کالج میں پروفیسر تھے

۱۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو برات واپس قادیان پہنچی اگلے دن حضور کے گھر سے اس خوشی میں بتاشے تقسیم کئے گئے۔ بمبئی سے سیٹھ محمد اسماعیل آدم صاحب نے تقریب شادی کے موقعہ پر جیسا کہ گذر چکا ہے ایک ٹوپی اور اوڑھنی کا تحفہ بھیجا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تحفہ بھیجنے پر محترم سیٹھ صاحب کو شکریے کا خط لکھا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ "آپ کا محبت و اخلاص کا تحفہ جو آپ نے برخوردار محمود اور بشیر کی شادی کی تقریب پر بھیجا ہے ایک ٹوپی اور ایک اوڑھنی پہنچ گیا ہے۔ میں آپ کے اس محبانہ تحفہ کا شکر کرتا ہوں اور آپ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا میں اس کا اجر بخشے (اے خدا تو ایسا ہی کر)

۱۹۰۶ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو پہلا فرزند عطا فرمایا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ صاحبزادہ مرزا نصیر احمد چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے اور لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔

نومبر ۱۹۰۹ء میں آپ کے ہاں دوسرے فرزند صاحبزادہ مرزا ناصر احمد تولد ہوئے اس ولادت کے مبارک ہونے کی بشارت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پہلے ہی مل چکی تھی۔ چنانچہ آپ نے اپنے ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء کے ایک خط میں لکھا۔ "مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور (دین حق) کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔ یہ خوشخبری اپنی پوری شان سے اس وقت پوری ہوئی جب اس کے ۵۶ برس بعد ۱۹۶۵ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو منصب امامت پر سرفراز فرمایا۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اور خوشگوار تعلقات کا ہونا از بس ضروری ہے۔ آزاد صحافت ہی ذمہ دار صحافت ہوتی ہے۔ وہ ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں نقد و نظر کا حق اسی جرأت اور بیباکی سے ادا کرتی ہے۔ حکومت کی غلطیوں کی نشاندہی کرتی ہے تو اس کے اچھے اقدامات کو سراہتی بھی ہے۔ وہ کبھی سنسنی خیزی اور ہنگامہ پروری کی حامی نہیں رہی۔ اگر کبھی بھول چوک ہو گئی تو اس نے اس کا اعتراف کرنے میں کبھی دیر نہیں کی۔ مناسب یہی ہے کہ حکومت اور پولیس کے درمیان مفاہمت برقرار رکھنے کے سبھی تقاضے پورے کئے جائیں، جس متنازعہ نظم کی بناء پر اخبار کے خلاف کارروائی تجویز کی گئی ہے اس کی کاپیاں ملک میں گردش کرنے لگی ہیں۔ غیر ملکی سفارتکار بھی ان میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر معاملے کو سمیٹا نہ گیا تو یہ ایک ناگوار سکینڈل کی صورت اختیار کرے گا۔ امید کرنی چاہئے کہ حکومت فراخدلی سے کام لے گی۔ اور مدیروں اور صحافیوں کا مطالبہ تسلیم کر لے گی۔

(اداریہ "پاکستان" یکم اکتوبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

اداروں میں ایک بہت اچھا ادارہ شمار کیا جاتا ہے۔ یہاں پر جو ہوائی جہاز بنائے جاتے ہیں ان کی لاگت امریکہ میں بننے والے جہازوں سے کم ہوتی ہے۔ صدر موصوف نے اپنے دورے کے دوران یہاں ترکی صدر ترگت اوزال اور اپنے وفد کے ہمراہ ایک گھنٹہ گذارا۔ جب ترکی کے اخبار نویسوں نے ان سے کہا کہ وہ اس معائنے پر تبصرہ کریں تو صدر اسحٰق نے کہا ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ترکی میں ہمارے بھائیوں نے اتنا جدید قسم کا بہتر طریق پر چلنے والا ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ جسے نہایت اعلیٰ طریق پر چلایا جارہا ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ اسلامی دنیا میں اپنی قسم کا یہ واحد ادارہ ہے اور ہم بطور مسلمان اس ادارے پر فخر کرتے ہیں۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر موصوف نے کہا کہ آپ یہاں کی مصنوعات کے معیار سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ : ۷، اکتوبر۔ دو دن پہلے کی بارش کے بعد سردی کی آمد کا احساس ہو رہا ہے۔

○ کراچی جیل پر فوج نے چھاپہ مارا۔ افسروں کے گھروں اور دفتروں سے لسانی لٹریچر منشیات اور اسلحہ برآمد ہوا۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے نے دو مجسٹریٹوں کے ہمراہ چھاپہ مارا تو بغیر کاغذات کے کاریں، شراب، منشیات اور بھاری مقدار میں کرنسی برآمد ہوئی۔

○ بلوچستان کابینہ میں دو اور وزیروں کو شامل کر لیا گیا ہے۔ مزید وزیروں کا اضافہ متوقع ہے۔ حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ ۴۳ رکنی ایوان میں ۲۵، اراکین کی حمایت حاصل ہے۔

○ قومی اسمبلی کے اقلیتی رکن اسمبلی مسٹر جے سالک نے قومی اسمبلی سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس خلیل رمدے نے جھوٹ بولنے پر ایک مولوی کو ہتھکڑی لگوا کر جیل بھجوا دیا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اخبارات ملک میں سیاسی استحکام کے لئے تعاون نہیں کر رہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پہلے کرپشن دس پرسنٹ تھی اب سینٹ پرسنٹ ہے۔

○ پاک فضائیہ اور فضائی دفاع کے نظام کو انتہائی الرٹ کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ۲۴ گھنٹے سے فضائیہ کے طیارے اور میزائیل مکمل تیاری کی حالت میں ہیں۔ مکمل الرٹ کا حکم جنگ کے حقیقی خطرے یا دشمن کے یقینی حملہ کی اطلاع پر ہی دیا جاتا ہے۔ سندھ سے بری افواج کی واپسی کا مقصد بھی سندھ کی سرحدوں پر دفاع کو مضبوط بنانا ہے تاہم دفاعی ذرائع اس بارے میں مکمل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

○ امریکہ نے اسرائیل کے لئے ۱۰، ارب ڈالر کی امداد کی منظوری بالآخر دے دی ہے۔ امداد کا یہ بل اسرائیل پر عربوں سے مفاہمت کرنے کے دباؤ کے لئے امریکہ نے روکا ہوا تھا۔

○ سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف کو عدالت میں حاضر نہ ہونے پر ۱۰۰، روبل جرمانہ کیا گیا ہے۔

○ صومالیہ کی بندرگاہ موگا دیشو کے ہوائی اڈے کے قریب متحارب گروہوں کے درمیان لڑائی کی وجہ سے قحط کا شکار ہو کے لوگ گولیوں اور گولوں کا نشانہ بن گئے۔

○ افغانستان کی حزب اسلامی حکمت یار گروپ نے کہا ہے کہ امریکہ اس دنیا کا مالک نہیں ہے اسے سبق سکھانے کا وقت آگیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ افغانستان پانامہ یا گرینا ڈا نہیں ہے مظلوموں کو صندی امریکہ کے خلاف متحد ہو جانا چاہیئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں ۱۵، ہزار مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالا جا چکا ہے ان پر حریت پسندوں کی مدد کا الزام عائد کیا گیا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ امن قائم ہونے تک فوج سندھ سے واپس نہیں جائے گی۔ فوج کو جب بھی واپس بلایا گیا تو صوبہ میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے حکومت متبادل انتظامات کرے گی۔

○ وزیر اعظم نے عوامی چین کے دورے پر ہیں چینی اخبار پیپلز ڈیلی سے انٹرویو میں کہا ہے کہ نیو ورلڈ آرڈر کا نظریہ ابھی تک غیر واضح ہے۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹی قوموں کی آزادی اور خود مختاری کے تحفظ کے لئے سیکیورٹی پروٹیکشن سسٹم قائم کیا جائے۔

○ خفیہ ایجنسیاں اغوا اور ڈکیتیوں میں ملوث ۸ بھارتی کمانڈوز کی تلاش میں ہیں۔ انہوں نے سندھ کا آپریشن ناکام بنانے کے لئے وارداتیں شروع کر رکھی ہیں۔

ربوہ میں بجلی کی بندش کا پروگرام

محکمہ بجلی ربوہ کے ایس ڈی او صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ربوہ میں بوسیدہ تاریں تبدیل کر کے نئی تاریں ڈالنے کے لئے بجلی بند کرنے کا پروگرام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ پروگرام کے مطابق اب ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۸، اور ۲۰۔ اکتوبر کو صبح ساڑھے سات بجے سے تین بجے دوپہر تک بجلی بند رہے گی۔

ضرورت ہے

۱۔ آفس ورک کیلئے آدمی (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)
۲۔ آٹو ربڑ پارٹس اور ویلڈنگ کا کام سیکھنے کے لئے لڑکے۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا (رہائش مفت ہوگی) دیہاتی لڑکوں کو اوّلیت دی جائے گی۔

میاں بھائی ۱۰۔ اینٹگمری روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

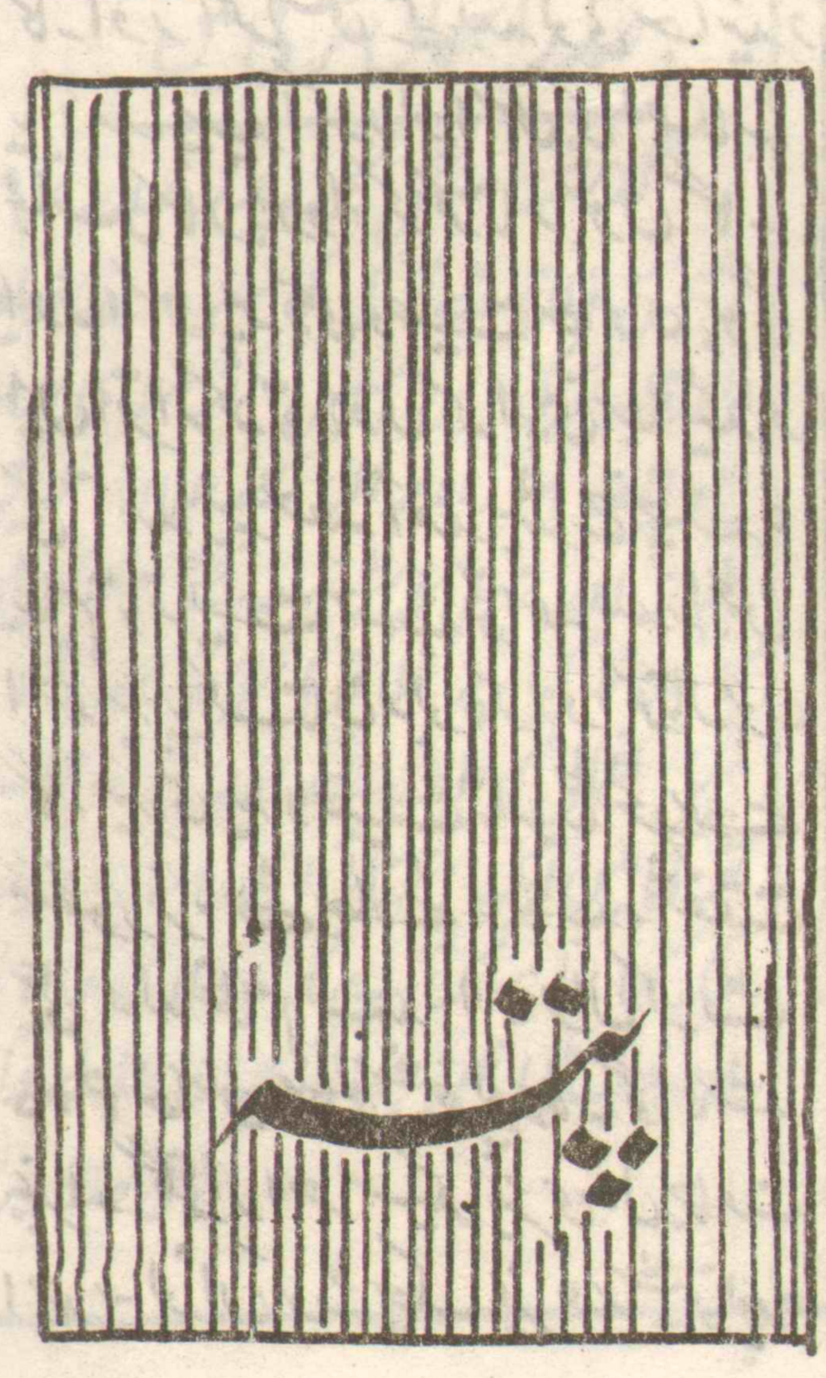

وارئیر کیمیکل کمپنی کی معیاری مصنوعات

اپنے پیارے گھر اور ماحول کو مضر صحت جراثیموں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک کرنے کے لئے نیز اپنے فرنیچر اور لکڑی کی چھتوں اور دروازوں کو دیمک اور دوسرے کیڑوں سے بچانے کے لئے وارئیر کی مجربہ مصنوعات استعمال کریں۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی مصنوعات کے اعلیٰ ظرف خریداروں کی توقع پر پورا اتریں گے۔

وارئیر کی معیاری مصنوعات

○ وارئیر فینائل ○ وارئیر آئل سپرے
○ وارئیر انسکٹ کیلر پوڈر ○ وارئیر انٹی ٹرمائیٹ

مندرجہ بالا مصنوعات کے علاوہ وارئیر کیمیکل کمپنی نے بفضل تعالیٰ جدید تحقیق کے بعد کپڑے دھونے والا صابن "بہائی سوپ" بنایا ہے جو کہ معیار میں اعلیٰ ...... مقدار میں پورا

کرے ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی —— چمکائے بھی —— کپڑوں کو مہکائے بھی

"بہائی سوپ"

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان (فیصل آباد)

اعوان ایکسپریس فلائنگ کوچ۔ ربوہ تا سیالکوٹ چونڈہ سروس

اوقات روانگی ربوہ سے ، پنڈی بھٹیاں سے ، گوجرانوالہ GTR بائی پاس سے ، سیالکوٹ سے ، چونڈہ پہنچ
صبح ۵.۰۰ بجے ، ۵-۴۵ ، ۷-۳۰ ، ۸-۳۰ ، ۹-۳۰

اوقات روانگی چونڈہ سے ، سیالکوٹ سے ، ڈسکہ سے ، گوجرانوالہ GTR بائی پاس سے ، آمد ربوہ
قبل دوپہر ۱۱.۰۰ بجے ، ۱۲-۳۰ ، ۱-۰۵ ، ۱-۳۰ ، ۴-۳۰

مینیجر ربوہ: ملک محمد احمد اعوان۔ رابطہ وایڈوانس بکنگ آفس ربوہ: سٹیشنری پوائنٹ ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ فون ۵۱۵